

دادی اماں مرحومہ (حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی والدہ مرحومہ مغفورہ) کے حادثہ انتقال کے بعد یہ دوسرا ایسا سانحہ ہے جس نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے خاندان، مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کے روحانی فرزندوں اور حقانی برادری کے تمام افراد کے سکونِ خاطر کو درہم کردیا۔ مرحومہ نے عفت اور حیاداری کے ماحول میں آنکھیں کھولیں، پھر اسی ماحول میں ان کی تربیت ہوئی اور بقیۂ زندگی علمی و دینی ماحول میں پوری کر کے اپنے خدا کی بارگاہِ رحمت و عنایت میں پہنچ گئیں۔

اس پیکرِ عفت و وفائے اپنی زندگی کی تمام بہاریں اور خوشیاں گلشنِ علم دین کی آبیاری اور طالبانِ علوم نبوت کی خدمت گزاری میں گذار دیں، ۳۰ سال تک طلبہ دارالعلوم کے لیے اپنے ہاتھوں سے آٹا گوندھتی اور روٹی پکاتی رہیں اور اس خدمت کے لیے بعض اوقات خود کو بڑی خندہ جبینی اور مسرت کے ساتھ برداشت سے زیادہ مشقت اور تعب میں ڈال کر خدا جانے کتنا کتنا اجر کمایا کرتی تھیں۔

فرشتہٴ خلعت، بے زبان، بے نفس اور درویش صفت مزاج تھا۔ ان کے ہاتھ یا زبان سے کبھی بھی کسی انسان بلکہ کسی ذی روح تک کو اذیت نہیں پہنچی۔ فقر و غربت، عسروا فلاس اور ناگفتہ بہ حالات میں اطاعت کیشی، شوقِ عبادت اور ذوقِ خدمت میں جس طرح اپنی نظیر نہیں رکھتی تھیں اسی طرح صلہ رحمی، عزیزوں و قربوں کے ساتھ حسنِ سلوک میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔ قدرت نے ان کی فطرت میں حیاء و عفت اور دینی حیثیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی، اور واقعہ بھی یہ ہے کہ نورِ عصمت کی رعنائی، ہر قسم کی خوبی و زیبائی پر مقدم اور فائق ہوتی ہے۔ خاتمہ باخیر اور اخروی سعادت کا اس سے بڑھ کر اور کیا مقام ہو سکتا ہے کہ مرحومہ اپنی علالت کے آخری ایام میں دم واپسیں تک جب بھی ہوش میں آتیں تو شدتِ درد اور تکلیف کے باوجود بان پر کوئی حرفِ شکایت یا ہائے آف لانا تک گوارا نہ کرتیں بلکہ ”اللہ میری توبہ، اللہ میری توبہ“ کے کلماتِ عجز و انکسار اور توبہ و استغفار کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے دارالعلوم کے قیام و انتظام کے مساعی، طلبہ کی خدمت اور اہتمام و انتظام، فضلا کی تربیت، قومی و ملی خدمات، اہلیات کی کثرت، مسلسل اسفار اور مختلف ادوار میں اہم دینی اور سیاسی تحریکوں میں شرکت اور رہنمائی و قیادت کی اہم ذمہ داریوں میں بڑا دخل سکونِ قلب کا ہے جس میں سب سے بڑا حصہ رفیقہٴ حیات کا ہوتا ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ جس طرح زندگی کے ہر مرحلے میں مرحومہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ رفیق اور شریک ہیں اسی طرح اجر و صلہ میں بھی وہ برابر کی شریک رہیں گی۔

مرحومہ کی گذشتہ دس پندرہ برس سے صحت خراب اور علیل رہتی اور صاحبِ فرائض تھیں۔ علاج کا کوئی دقیقہ فرو گذا نہیں کیا گیا مگر قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ اور ان کے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ مرحومہ کی شدید علالت کی وجہ سے انتشارِ حال اور پراگندگی خاطر کے باوجود جس طرح دارالعلوم کے تعلیمی نظم و نسق، اجتماعی نظام و اہتمام، تدریسی خدمات، سیاسی اور قومی و ملی امور میں بھرپور شرکت، ملک و بیرون ملک کے مسلسل اسفار اور پارلیمنٹ

اور سیاست کے میدان میں باطل قوتوں سے مسلسل اور زبردست معرکہ آرائی اور پنجہ آزمائی کرتے رہے، یہ بجائے خود تعجب انگیز تو ہے تاہم اسے علومِ نبوت کا معجزہ ہی قرار دیا جاسکتا ہے ورنہ اس طویل عرصہ میں کبھی بھی مرحومہ کے معاملے، تیمارداری، آسائش اور جذبہ خدمت سے ان کے دل و دماغ نے فراغ خاطر نہیں پایا۔

زندگی میں اعمالِ صالح اور عفت و پاکدامنی اور مخلصانہ اطاعت و خدمت گزاری کا بے پایاں اجر و ثواب تو مغفرت اور رفیع درجات کا ذریعہ ہے ہی مگر اس سے بڑھ کر مرحومہ کا صدقہ جاریہ اور اس پر مرتب ہونے والے ابرو ثواب، قرب و رضا، آخری ترقیات اور موعودہ بلند درجات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مرحومہ کے صدقہ جاریہ میں صرف دارالعلوم میں ان کے نسبی فرزندوں حضرت مولانا سمیع الحق اور حضرت مولانا انوار الحق کی خدمات دین اور تدریس علم ہی نہیں یا صرف قائدِ جمعیت مولانا سمیع الحق کی برپا کردہ تحریکِ نفاذِ شریعت، فوجی جنریلوں اور حکمرانوں کے ایوان میں پیش کردہ شریعت بل، اعلیٰ کلمۃ الحق کے مساعی جلیلہ، کاروانِ جمعیت کی نظامتِ علیا، مٹی و شریعت محاف کی تشکیل، شیعہ جارحیت اور خمینی ازم کے خلاف متحدہ سنی محاذ کی تجویز و تشکیل، جہادِ افغانستان کے بارے میں ٹھوس موقف اور دینی جماعتوں کا متفقہ طور پر اس کی بھرپور حمایت، حکومت کی منافقت اور مغرب کی لادین سیاست کے خلاف یلغار اور اس نوع کے بیسیوں دینی اور قومی و ملی خدمات تک محدود نہیں بلکہ مادرِ علمی مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کے ہزاروں روحانی فرزند، علماء، فضلاء، مشائخ، ملک و بیرون ملک جہاں جہاں بھی درس و تدریس، تبلیغ و اشاعتِ دین، امامت و خطابت، تصنیف و تالیف یا سرچ و تحقیق میں مصروف ہیں یا افغانستان کے معرکہ کارزار میں روسی دشمن کے ساتھ بھرپور پیکار ہیں یا بعض خوش نصیب خلعتِ خونِ شہادت سے سرفراز ہو چکے ہیں، خواہ وہ براہِ راست حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے تلامذہ ہوں یا مرحومہ کے فرزند و لبند مولانا سمیع الحق اور مولانا انوار الحق کے شاگرد یا ان کے شاگردوں کے شاگرد، ان کے اعمالِ حسنہ اور باقیاتِ صالحات میں ان کے اساتذہ کی طرح مرحومہ کا بھی برابر کا حصہ ہے۔

اگر کسی خوش نصیب کے جنازہ میں اخلاص سے سو آدمی جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ میت اور حاضرین سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور مرحومہ کے جنازے میں تو ماشاء اللہ بغیر کسی پیشگی اطلاع اور اہتمام کے ۸۰، ۷۰ ہزار سے بھی زائد مسلمانوں کی حاضری تھی۔ اکابر علماء، فضلاء، محدثین، اساتذہ دین، مشائخ عظام اور طلبہ کے علاوہ سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے راہنما، سات جماعتی افغان اتحاد کے مرکزی قائدین، جہادِ افغانستان کے محاذِ جنگ کے جنرل، سینٹ اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبر، وزراء اور گورنر اور مخلص دیندار عامۃ المسلمین، خدا جانے کہاں کہاں سے مخلوقِ خدا کھینچ کر جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جنازہ گاہ کو اپنی وسعتوں کے باوجود تنگدستی کی شکایت تھی۔ لوگ جنازہ گاہ کے باہر کھلیوں، دارالحفظ کے سامنے والے صحن اور دارالعلوم کی نئی خرید کردہ جنازہ گاہ سے

جانب مشرق کو متصل زمین پر صفیں بنائے کھڑے تھے۔ صرف یہ نہیں بلکہ مرحومہ کی وفات کے بعد آج چوتھے روز تک کراچی سے لے کر خیبر تک مخلصین و مجبین متعلقین کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے، ضلع وار قافلے در قافلے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت، ایصالِ ثواب اور فاتحہ خوانی کے لیے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے پہنچ رہے ہیں۔

یہ دیدنی مناظر دیکھ کر اگر ایک طرف یہ یقین پختہ ہو جاتا ہے کہ لوگوں کے دل ابھی تک علم دین سے محبت اور علم نوازی کے جذبات سے معمور ہیں، تو دوسری طرف مرحومہ کی نیک نیتی اور انور سعادتمندی پر رشک بھی۔ شاید صدیوں میں کہیں ایسا جنازہ اور کسی صالحہ کی وفات کے بعد اس کے ساتھ اس قدر ہمدردی، نہ ختم ہونے والا صدقہ جانیہ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا ہو۔

ملک و بیرون ملک اور اطراف و اکناف سے تعزیت ناموں، خطوط، ٹیلیفون اور تاروں کے ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں غم میں شریک ہونے والے احباب اس کے علاوہ ہیں۔ مہر حال ایسے سب احباب کی خدمت میں احساس ممنونیت اور جذبہ شکر و سپاس کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے دُعا ہائے خیر و برکت میں مرحومہ کو یاد کریں کہ قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ اور مرحومہ کے فرزند دلبند قائد جمعیت مولانا سمیع الحق و دیگر برادران کی قلبی تسلی مرحومہ کی روحانی تسلی میں ہے کہ باری تعالیٰ اس پر کثیر عفت و جہاد کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور کروڑوں کروڑوں رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔ (عبدالقیوم حقانی)

مؤتمر المصنفین کی علمی و تحقیقی

عظیم تاریخی پیشکش

دفاعِ امام ابو حنیفہ

پیش لفظ — جناب مولانا سمیع الحق صدیق الحق
تصنیف — مولانا عبدالقیوم حقانی فقیہ روز المصنفین راستہ دار العلوم حجازیہ

حسب میں

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی

سیرت و سوانح — درس و افادہ — علمی و تحقیقی کارنامے — تدوین نقد و شرائع
تاریخی کوشش کی گزریاں — ممتاز علاماتِ قدس — دلچسپ مناظرے — حجت اجماع
و قاسم برائے امتات کے جوابات — حقیقی تاریخ کے حیرت انگیز واقعات —
نظریہ انقلاب و سیاست — دعایا اور نصائح — فقہ حنفی کی تاریخی حیثیت و جامعیت

تقدیر و اہتمام کے علاوہ قدیم و جدید امام و مؤلفات پر سیر حاصل جس سے جو علماء، علماء و خطباء
تاریخ دان، محققین، سکول و کالج کے طلبہ و اساتذہ، دینی مدارس کے مدیرین، مصنفین، علمی و تحقیقی
اور مطالعاتی اداروں اور عام کچھ پر صواب کیلئے کمال طور پر مفید اور ایک گراں قدر علمی تحفہ ہے
معیاری کتابت، بہترین طبعیت، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب مائیکسٹریل

صفحات ۲۵۲ قیمت ۴۵ روپے
مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک (پشاور)